

اُس پر چڑھ کر لمب کے گرنے کو ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ اُسے  
 چکر آیا۔ اور وہ وہیں لڑکھڑا کر سر کے بل گر پڑا چونکہ اسٹور  
 کی قسمت میں مکان نمبر ۳۴ کا ٹیس بین میں مرزا نہ لکھا تھا اسلئے  
 جس وقت اُسے ہوش آیا تو بہ نسبت اس کی آنکھوں کے اُس  
 کی ناک نے جلد بتلادیا کہ وہ کہاں ہے۔ اور پھر اس نے چھوٹے  
 اندھیارے کمرہ کی میلی چھت گیری اور لوہے کے تنگ پلنگ  
 جس پر وہ پڑا ہوا تھا نظر کی تو اُسے یقین ہو گیا کہ وہ اسحاق  
 یہودی کے کمرہ میں ہے۔ اُس نے اٹھنا چاہا مگر بے بس ہو کر  
 پھر گر پڑا۔ کیونکہ کمرہ کی زہریلی ہوائے اس پر اپنا خوب اثر  
 کیا ہوا تھا۔ اُس نے وہ پھر لیٹ گیا۔ اور سوچنے لگا کہ یہ اس  
 بد معاش یہودی نے جو اس کے مارنے پر تیار ہوا تھا اُسے کیوں  
 بچا دیا۔ ابھی تک دن نہ چڑھا تھا سو اس سے ظاہر ہوا۔ کہ  
 مکان نمبر ۳۴ کی واردات بہت جلد شروع ہوئی اور ختم بھی  
 ہو گئی۔ اور کسی تیسرے شخص تک کو معلوم نہ ہوا وہ انہی خیالوں  
 میں تھا کہ اسحاق یہودی اسٹورٹ کو جاگتا دیکھ کر اپنی فریب  
 بھری صورت سے لکڑی کی ٹانگوں سے کھٹکھٹ کرتا  
 کمرہ میں آگیا۔ جو اپنے پیلے پھلے ہاتھوں میں نرس ریڈ فرن  
 کی تصویر کو لئے ہوئے تھا۔ اور تصویر کو غور سے دیکھتا  
 جاتا تھا۔

منہ کے کانٹیس لین میں کھاناز ہڑلی ہوا کی وجہ جو مشین کے ذریعہ نامعلوم راستہ سے اندر آتی تھی بیہوش ہونے چھوڑا تھا۔ جس نے اپنے کو مردہ تصور کر لیا تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ دو منٹ کی اور دیر ہے۔ اگر رہائی کی کوئی اور تجویز نہ ہوتی تو اس کا دم گھٹ جائیگا۔ اور وہ بیہوش ہو ہمیشہ کی نیند سو جائیگا لیکن سچ ہے۔ جب تک سانس تب تک آس۔ اسٹورٹ نے دیکھا ایک اپنے قاتل پر غالب آنے کی ایک آخری ترکیب سوچی مشکل ٹیلیفون کے پاس پہنچا۔ اور گھنٹی بجائی۔ جس کا جواب ہاں میں آیا۔

اسٹورٹ۔ آلہ کو منہ کے پاس بکڑ کر تم اپنی ہی مرضی سے سب کام نہ کر سکو گے۔ بچپھر جو واقعہ گذرا ہے میں اس کو لکھ رہا ہوں جس کو میں لکھ کر دروازہ کے نیچے سے باہر کر دوں گا۔ اور پھر آسانی سے کمرہ کے تیل کے لمپ کو گر کر کمرہ میں آگ لگا دوں گا جو اس موت سے جس سے کہ میں مر رہا ہوں کئی درجہ بہتر ہوگی یہ کہہ کر وہ ریور کو رکھ کر چلا آیا۔ اور نرس ریڈ فرن کی تصویر اٹھا کر اسکے گتے کی پھلی طرف علدی جلدی جو کچھ گزرا تھا لکھ کر تصویر کو آخری دفعہ جو مکر دروازہ تک گیا۔ اور مشکل تمام تصویر کو باہر ڈھکیل دیا اب لمپ کی جستجو میں لگا۔ مگر ہر گھڑی اس کو اپنی طاقت گھٹتی معلوم ہوتی تھی۔ تاہم اس نے کمرہ سے رکھ

اور یہ کہ پانچ برس کا عرصہ گزرا۔ جب وہ ایک حادثہ پیش  
آئے کی وجہ ٹانگوں اور قریب قریب جان سے معذور۔  
”میڈیکس“ ہسپتال میں لایا گیا۔ جہاں ایلائیس ریڈ فرن  
نرس نے اسکی بڑی کوشش اور دل دہی سے خدمت کی کہ  
وہ اب زندہ یہاں کھڑا ہو اے۔ اسٹورٹ پہچان گیا کہ وہ  
بانی حال چھپانا چاہتا ہے۔ ورنہ شاید اصل حقیقت یہ تھی  
کہ حضرت نے کہیں سیندھ لگائی اور شور جو ہوا تو کھڑکی  
سے کود پڑے۔ جہاں انہیں اپنی ٹانگیں کھوئی پڑیں۔ او  
جب اچھے ہوئے تو قید کھگتی۔ اس کے بعد یہودی پھر  
یوں کہنے لگا جس وقت اسٹورٹ نے کمرہ کو آگ لگائی  
دھمکی دی تو بوڑھا یہودی جس قدر جلد کہ اس کی ٹانگیں  
اسے بجا سکیں۔ سڑک پر سے گزر۔ مکان نمبر ۳ میں پہنچا  
کہ قبل اس کے کہ شعلے بلند ہوں۔ اور پولیس پہنچے وہ اسٹورٹ  
کا لکھا ہوا جال ایک طرف کمرے۔ جب لوہے سے دروازہ  
کے پاس پہنچا تو اسے ایک تصویر پڑنی ہوئی ملی۔ جسے  
اس نے دیکھا تو وہ اس کی محسنہ کی تھی۔ اور اس کے دوست  
کو وہ نواب کے حکم سے جان سے مار رہا تھا۔ پس جھٹ  
پاس کی کنجی سے دروازہ کھول کر تھکوبا ہرچ لیا۔ اور جس طرح  
نیا تم کو گرتا پڑتا یہاں لے کر آیا۔

یہودی جناب کیا نرس ریڈ فرن آپ کی دوست ہے؟ اور یہ کہہ کر اسٹورٹ کو اپنی موٹی موٹی آنکھوں سے جنہیں بھاری سفید بھوؤں نے چھپایا ہوا تھا دیکھنے لگا۔

اسٹورٹ ہاں میری دوست اور ایسی دوست کہ اگر میں زندہ رہا تو اس کو اپنی زندگی کی خوشی بناؤنگا۔ خدا کرے وہ اس وقت یہاں آجائے کہ میرا گلا اور چھاتی تمہاری قاتل موسے صاف کر دے۔

یہودی۔ جناب اگر وہ آپ کی دوست ہے تو میں خوش ہوں کہ میں نے آپ کو بچایا۔ میری زندگی کچھ ایسی خوشی کی زندگی نہیں کہ مجھے اُس کا رنج ہوگا۔ کیونکہ ایسے کام کا اگر معلوم ہو گیا تو خنام موت ہے۔ لیکن میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا۔ نواب کامیں نے روپیوں کی خاطر کام کیا جو مجھے کسی شرح زندہ نہ چھوڑے گا، مگر میں خوش ہوں کہ میں نے اُس فرشتہ خصات نرس کا بدلہ اتا دیا۔

اسٹورٹ۔ آہستہ سے مجھے اس کی مفصل کیفیت کہو۔ کیونکہ اب اس سے معلوم ہو گیا کہ وہ کس طرح اور کس کی وجہ سے موت کے منہ سے بچا ہے۔ اُس کے دماغ میں یہ نسبت بدن کے زیادہ قوت تھی۔ اُس نے یہ قصہ ہی سن کر وقت گزرا کر مناسب سمجھا۔ مگر یہودی اسحاق کا قصہ بہت ہی مختصر تھا

کو تکلیف کا سامنا ہے تو وہ جانے پر راضی ہو گیا اور اسٹورٹ  
 کا پیغام لیگیا جس میں نرس ریڈ فرن سے بہت التجا کی گئی  
 تھی کہ وہ اس سیپ کے بٹن کی حفاظت کرے۔ اور اگر نواب  
 اُسے حاصل بھی کرنا چاہے تو اس کو تلاش کرنے کی مثال مثال  
 میں رکھے۔ جس سے نواب کو یقین ہو جائے کہ وہ اپنی اس  
 کوشش پر بھی کامیاب نہ ہوگا۔ چنانچہ اسحاق ایک یہودی  
 کے لڑکے کو دوکان پر کھڑا کر خود پیل ہر سٹروانہ ہو گیا  
 اور دل میں عذر بنالیا کہ قلعہ لالکلور جا کر اسٹورٹ کی لاش  
 کی بابت دریافت کروں گا۔ یوں کام بھی بنجا دلیکا اور بات  
 بھی بنی رہی۔ بوڑھا یہودی اپنا کام کر عصر کو پھر واپس  
 بہتہ چلا گیا تھا۔ جہاں اُس نے اسٹورٹ کو سارا قصہ  
 کہہ سنایا کہ ”ڈوائسٹرو“ اسٹیشن سے تار دینے پر ریڈ فرن  
 اس کو باسنگ اسٹوک کی سڑک پر ملی۔ جسے اُس نے  
 اسٹورٹ کا پیغام دیا۔ اور کہا کہ وہ ہر طرح بخیریت ہی  
 ”رسیدہ ہو دبلائے دے بخیر گذشت

یہ باتیں کرتے آرہے تھے کہ طوفان نے آیا اور یہ اُس گاڑی  
 خانہ میں گھس گئے جس میں کہ بعدہ نواب بھی داخل ہو جس  
 کے آنے سے پہلے یہودی ایک گاڑی کے پیچھے چھپ گیا  
 اور محفوظ سب باتیں سنتا رہا۔ اور پھر آخر میں پیچھے سے نواب



اسٹورٹ۔ ولڈ تم بھی عجیب آدمی ہو۔ اچھا اب تم اپنی رحمت اور فیاضی پر قائم رہنا چاہتے ہو یا نواب کی شرکت پر؟“ یہودی۔ جناب نواب کا حکم میں سنے روپیوں کے لانچ سے کیا تھا۔ مگر اس فرشتہ کی خدمت صرف محبت کے طور پر کروں گا۔ میں آپکا اب تابعدار ہوں۔ گو ایک بوڑھا۔ لشکر انگری کی ٹانگوں والا ہوں۔ پھر بھی جو حکم ہو بجالانے کو تیار ہوں اس گفتگو کا یہ انجام ہوا کہ اسٹورٹ نے یہودی سے کہا کہ کھوڑی دیر کو مجھے یہاں چھوڑ دو۔ کہ میں ذرا معاملات کو سونج لوں۔ اس کا ارادہ ہوا کہ جلد اٹھکر اور قانونی یعنی پولیس کی مدد لے کر فوراً نواب کو گرفتار کرادے۔ مگر ابھی دھڑکی ہوئی کہ اثر اسے معذور کئے ہوئے تھا۔ جبکہ اس کے تجربہ نے یہ بھی کہا کہ ابھی حال پورا تیار نہیں ہوا میں باسٹ کو تلاش کرنا اور لانگڈن کو آزاد کرانا اور خاص قاتل کو قانون کے شکنجہ میں دینا آسان کام نہ تھا۔ وہ اپنے اس طرح وقت کے رہائیگاں جانے پر بڑا چڑچڑا رہا تھا مگر جب دوبارہ بوڑھا یہودی کمرہ میں آیا تو اسے خیال آگیا کہ بہر صورت سیپ کے بیٹن اور نرس ریڈ فرن کو نواب کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھا جائے۔ اور اس نے یہودی سے کچھ کام لینا چاہا۔ اور جس نے جب سنا کہ اس کی محنت

یہودی۔ خدا کرے مگر آپ دیکھیں گے کہ نواب بڑا خراب  
 جلتا ہے۔ آپ کو اس کے پکڑنے میں بڑی دقت پیش آویگی  
 اور یہ کہہ کر بوڑھا اپنی اسی بودار دوکان میں ہو رہا۔ جہاں کہ  
 وہ نواب کی مشین کا ایک چھوٹا پرزہ رکھا تھا۔ اسٹورٹ نے  
 کانٹیس لین سے نکل ایک گاڑی کرایہ کی۔ اور کوچوان کو  
 سیدھا ”دارم وڈ اسکریس“ جیلنا نہ جانے کو کہا۔ جہاں کہ وہ  
 ایک گھنٹہ کے بعد پادری کا دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا جب کہ  
 پادری جوزف فیڈیل نے اسے تعجب اور خوشی سے استقبال  
 کر لیا بٹھایا۔

پادری۔ میرے پیارے اسٹورٹ میں سمجھتا تھا کہ شاید تم  
 کہیں خواب غفلت میں پڑے ہو۔ تم اس وقت یہاں کہاں  
 جبکہ تصبیہ پل ہر سٹ کے پیچ و پچ دار داتیں ہمیں تعجب  
 اور پریشانی میں ڈال رہی ہیں۔

اسٹورٹ۔ یہاں جو واقع پیش آیا ہے مجھے یقین نہیں کہ  
 میرے کجائی کے فعل سے تعلق رکھتا ہو۔ یہاں کا تو صرف  
 یہ حال ہے کہ ایک مجرم کو اس کے لڑکے نے جو نواب ڈی  
 گورن کا ندگاہ۔ محافظ شکار گاہ تھا ایک خط بھیجا ہے جس میں  
 اس نے محافظ کے چھوٹی پرٹے میں جلی نوٹ اور ہنڈیاں بنانے  
 کا کارخانہ ہونا بتلایا ہے۔ جہاں اس سے زبردستی مدد لی جا رہی

کو اسٹورٹ کی لاش کی بابت پوچھا۔ جبکہ نواب اس پر بہت  
 خفا ہوا۔ اور وہ جلد یہاں واپس چلا آیا۔ اسٹورٹ اپنے  
 اس کام کے نتیجہ پر خوش ہوا۔ اُسے اپنے اس بد بودار کمرہ  
 میں بیٹے رہنے پر خیال آیا ہی تھا کہ اُسے لیکامیک اپنا معجزہ  
 سے بچنا یاد آگیا۔ ورنہ وہ اس کمرہ میں مردہ پڑا ہوتا۔ اور جس  
 کی گیارہ سال بعد ہڈیاں بھی نہ ملتیں۔ اس لئے اس نے  
 اپنے خد کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر جگہ کا گلہ نہ کیا۔ اور آرام سو  
 سو گیا۔ جب آٹھا تو اس نے حساب لگایا کہ نواب کے کہنے  
 کے بموجب کہ ونی اڑتالیس گھنٹہ بعد انگلینڈ سے کوسوں  
 دور چلی جائیگی۔ اس میں سے ۴۴ گھنٹہ تو گزر گئے تھے اب صرف  
 ایک دن اور ایک رات باقی تھی جس میں ساری زلیخا ختم کرنی تھی  
 خیر دوسرے دن دن بجے اسٹورٹ اپنے میں کافی طاقت  
 پا کر اس پھلی فروش کی دوکان سے نکلا۔ اور اُسے پر جوش  
 الوداع کہی۔ اور کہا میں اس بات کا خیال رکھوں گا کہ جس وقت  
 معاملہ پولیس کے حوالہ ہو تو تم پر کوئی آئیج نہ آوے۔  
 یہودی۔ ہنس کر آہ میں پولیس سے نہیں ڈرتا۔ اس  
 بات کا نواب خیال رکھے گا کہ میں دو سکر اتوار تک مردہ ہونکا  
 اسٹورٹ۔ اس کے پیش تر نواب اور اس کا گروہ جیلخانہ  
 کی ہوا کھاتے ہوں گے۔



جان سہکیٹ ہار سٹ لاک خیل کی حدود سے گزر جھونپٹ  
 کے نزدیک ٹھہر گیا۔ کہ ذرا دم لے لے اور دیکھے کہ ادھر ادھر  
 کوئی ہے تو نہیں۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ اس کا لوٹکس سے  
 ضرور مقابلہ ہو گا۔ جس کو یہ اچھی طرح جانتا تھا اس کے بسے قد  
 اور چھوٹی چھپائی کو وہ اپنی چوڑی چھپائی اور گھٹیلے بدن کے  
 آگے کچھ نہ سمجھتا تھا۔ خواہ اس نے لوٹکس کو جان سے مار دیا  
 یا ادھر مرا کر دیا۔ یہ سب اس بات کے ثبوت پر تھا کہ آیا واقعی  
 اس نے چارلی کو دھکی دے کر اور برے الفاظ کہہ کر اپنی مدد پر  
 مجبور کیا۔ چاندنی رات تھی اور وہ دور سے بیٹھا صاف  
 جھونپٹے واس کے پاس دانی جگہ غلہ کے گودام کو جس کا  
 چارلی نے ذکر کیا تھا۔ دیکھ رہا تھا۔ جھونپٹے کے ایک کمرہ  
 میں روشنی تھی۔ مگر غلہ کے گودام میں نہ ہوا دار کھڑکی تھی اور  
 نہ روشنی۔ بالکل اندھیرا تھا۔ اور پتھر کی پرانی دیواریں دیکھ کر  
 بوڑھے جان کا دل اچھلنے لگا۔ کہ یہی وہ کنخت جگہ ہے جہاں  
 اس کے لخت جگر نے رور و کر وں اور راتیں گزار سی ہوں گی  
 اس کا اپنا قید خانہ ایسا بھیانک اور ڈراؤنا تھا اس میں  
 ہوا دان تھا۔ اس میں روشنی تھی۔ اگر اس میں ہوا دان  
 رکھڑکی نہ ہوتی تو وہ نکل کر آہی نہ سکتا تھا مگر اس تنگ و  
 تاریک جگہ میں اس کی بھولی بھالی لڑکی کوتاہ رہا ہو لینے

کا لباس تبدیل کیا۔ اور ضروری خرچہ کے واسطے ایک اشرفی بھی لی۔ اگر وہ چاہتا تو دس لے سکتا تھا۔ مگر اس نے زیادہ لینا قبول نہ کیا۔ اور صرف ایک ہی اشرفی راستہ کے اخراجات کے واسطے لی ہے

دوست آں باشد کہ سر و دست دوست

در پریشان حالی و در ماندگی

کیونکہ اس کو ہمیشہ ”میں کچھ راستہ ریل میں بھی طے کرنا تھا۔ اور دن رات کا کھانا بھی کھانا تھا اُسے امید تھی کہ دوسرا دن نکلنے کے اول ہی اس کی بوکس سے مٹھ بھیر ہو جاوے گی اور اس کے لئے ایک اشرفی کافی ہے۔

اس کا روپوش ہونیکا قطعی منشاء نہ تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کا نتیجہ اچھا نہ ہو گا۔ وہ تو اپنی لڑکی کو چھوڑ اسے آیا تھا جس کے بعد وہ بخوشی قید خانہ میں جانے کو راضی تھا۔ خواہ اس کی سزا اور کیوں نہ بڑھا دی جائے۔

اب رات کے گیارہ بجے تھے اور یہ منزل مقصود پر پہنچ گیا تھا۔ چار لی کے خط سے اسے خطرہ کی بندوق کا حال معلوم ہو چکا تھا۔ لیکن اسے اپنی دھن میں ان باتوں کا بہت کم خیال تھا وہ بلڈ آگ کے تانڈھ دیے گئے تھے کہ وہ کہیں اپنے ہی آدمیوں پر جو تبدیل لباس میں ہوں گے جھپٹ نہ پڑیں

غلہ کے گودام کے نزدیک اینٹوں اور چوڑے کے ڈھیر کے  
 پیچھے چھپ گیا۔ کہ ذرا سب حال نزدیک سے دیکھے۔ اس  
 کو بہت دیر تک انتظار نہ کرنا پڑا بشکل دومنٹ لگے ہوں گے  
 کہ پولیس والے حبس پولیس کو اپنے درمیان ہٹکڑی لگا کر  
 باہر لے آئے۔ جسے دیکھتے ہی جان ہیکسٹ کی نبض تیز چلنے  
 لگی۔ وے سب پھر غلہ کے گودام کی طرف آئے جہاں  
 انسپکٹر نے رجو شاید کوئی بار سوخ آدمی ہو گا۔ ورنہ اس قدر  
 بوڑھا تھا کہ نوکری کے لائق نہ تھا، جب سے کبھی نکال کر  
 غلہ کے گودام کا قفل کھولا۔ اور اندر چلا گیا۔ جب چھپے ہوئے  
 جان نے انسپکٹر کو یہ کہتے ہوئے سنا بس باسٹ صاحبہ اور وہ جوان  
 لڑکی بھی اب دونوں نیچے آجائیں۔

میں پولیس کا افسر ہوں۔ اور مدد لیکر تم لوگوں کی رہائی  
 کے واسطے آیا ہوں۔ اس جملہ نے بوڑھے جان پر بڑا اثر کیا  
 اور وہ خوشی کے مارے اچھل گیا۔ کھوڑی دیر بعد اس  
 منتظر گروہ میں دو لڑکیاں آئیں اور اب یہ سب لوگ غلہ  
 کے گودام سے باہر میدان کی طرف آگئے۔ چارلی کو تو خاموش  
 کے لباس میں بھی جان ہیکسٹ نے شناخت نہ کر لیا مگر دوسری  
 لڑکی کو نہ پہچانا۔ اور پھر ان کے پیچھے سپاہیوں کے درمیان  
 بچتا جھکتا نوکس تھا۔

کی بھی اجازت نہیں۔ یہاں اُسے پھر لوئس پر غصہ آیا لیکہ ایک  
 جب وہ ٹیبل کے اُس چھوٹے میدان کے مکانات وغیرہ دیکھ  
 رہا تھا اس کی توجہ اس کشادہ سڑک پر جا پڑی جو گاڑی کے  
 آگے جانے کی تھی۔ اور جو سیدھی محافظہ کے جھونپڑے کو  
 جاتی تھی یہاں آڑھ ہونے کی وجہ سے اُسے آدمی تو نظر نہ  
 آئے مگر اس کے تیز سننے والے کانوں نے اُسے بتلادیا کہ  
 چند آدمی کھلے میدان کی طرف جا رہے ہیں۔ جن کی گفتگو اس  
 کی سمجھ میں نہ آ سکی۔ مگر اسی آئنا میں اس کے منہ سے ایک  
 ہلکی چیخ نکلی۔ کہ اس کے بدلہ لینے میں دخل دیا گیا ہے۔ کیونکہ  
 آنے والے چاند کی دھوندلی روشنی میں پولیس والے معلوم  
 ہوئے۔ ایک انسپکٹر اور تین سپاہی تھے۔ جنہوں نے باقاعدہ  
 دروی اور ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں۔ سیدھے بڑی احتیاطاً  
 محافظہ کے جھونپڑے کی طرف گئے۔

وہ سمجھ گیا کہ پولیس چارلی کا خط لینے پر آئی ہے۔ مگر میں  
 نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ مجھے پکڑنے آئی ہے یا لوئس کو یا ہم  
 دونوں کو۔

خیر بہر صورت اس کی پیارمی لڑکی رہا ہو جائیگی اور  
 یہ اس کی رہائی کا گواہ ہو گا جو نہیں افسر و پولیس جھونپڑے کے  
 دروازہ پر کھٹ کھٹانے لگے تو جان ہیکسٹ موقع پا دوڑ کر

جو نہی گھر پہنچی آپ کو دلیسکتی ہوں۔  
 انسپکٹر ہم تو سب کچھ صاف ظاہر ہو گیا ہے۔ تاہم آپ کی گواہی  
 قائمہ مندر ہے۔ لیکن اب ہم کو جلدی چلنا چاہئے۔ کہ نواب ڈی  
 گورن نہ کہیں نکل جائے۔

اچھا سمجھتا ہوں تم قیدی سے خبردار رہنا۔ تمہاری اس محنت  
 کا نتیجہ تمہاری ترقی کا باعث ہو گا۔ اس کے بعد سب سڑک  
 کی طرف روانہ ہو گئے۔

صرف لوکس اور اس کا ہمراہی رہ گئے۔ جو آہستہ آہستہ جھونپڑ  
 کی طرف جانے لگے۔ لیکن جو نہی وہ جان کے پاس سے گزرتے  
 تو اس کو یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ سپاہی نے مجرم  
 کے کندھے سے ہاتھ اٹھا لیا تھا۔ اگر ہتھیاریاں نہ لگی ہوتیں تو  
 یہی شک پڑتا کہ وہ دوست ہیں جو ساتھ ساتھ باتیں کرتے  
 جا رہے ہیں۔ لیکن یہ ابھی کھوڑی ہی دور گئے تھے کہ کچھ سن کر  
 جان ہکیسٹ اس خاموشی میں جھٹ حیران کھڑا ہو گیا۔ ہیں یہ  
 کیا بات ہے؟ کیا لوکس نے سپاہی کو رشوت دینے کو کہا ہے  
 یا یہ دونوں دوست ہیں۔ جو بڑے دنوں بعد آپس میں  
 یہاں ملے ہیں۔

جان ہکیسٹ خاموشی سے ان کے پیچھے پیچھے آیا۔ جب  
 وہ سامنے کے کمرہ میں چلے گئے تو یہ نزدیک کی کھڑکی کے



جان ہیکسٹ یہ راز بالکل نہ سمجھ سکا کہ وہ دوسری لڑکی کون ہے اور چارلی نے عورتوں کا لباس کیوں پہنا ہے۔ خیر جو کچھ بھی ہو اس کی لڑکی تندرست ہے اور آزاد ہے اور یہ کبھی غنیمت ہے کہ قید میں اس کے ساتھ لڑکی ہی کتنی بھڑکی ویر بعد انسپکٹر نے یہ حکم سنایا۔

انسپکٹر۔ کانسٹیبل سٹین تم قیدی کے ساتھ یہاں ہی بٹھرو جب تک کہ ہم لوگ مس باسٹ اور اس نوجوان لڑکی کو خستل سے باہر محفوظ مقام تک پہنچا آئیں۔ اور آدھی ہنستی اور آدھی روتی لڑکی کی طرف مڑ کر ادب سے سلیم صاحبہ مجھے بڑا افسوس ہے کہ آپ کو اتنا راستہ پیدل طے کرنا پڑے گا ہم بد معاشوں کے ہوشیار ہونے کے ڈر سے گاڑی نہیں لائے۔ مگر تاہم بھی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس سڑک پر اپنی موٹر لئے کھڑے ہیں آپ کو فوراً ویر میں باسٹ ہال پہنچا دیں گے۔

اس کے بعد ہمنے قلعہ لانگٹور جا کر نواب ڈی گورن اور اس کے ساتھیوں سے نمٹنا ہے۔

ونہی۔ انسپکٹر صاحب آپ بہت اچھے آدمی ہیں۔ لیکن پادری لانگڈن تو اب قید سے آزاد ہو جائیں گے۔ کیونکہ اگر آپ کے پاس شہادت نہیں کہ اس بد معاش نے جسکو آپ نے گرفتار کیا ہے پادری کو قتل کیا ہے تو میرے پاس اس کا ثبوت ہے۔ جو میں

مجھے آزاد کرو۔ لیکن جان ہیکسٹ نے انہیں اور زیادہ وقت ہی نہ دیا۔ جبکہ ڈوبیلین کوٹ بھی کبھی لئے ہچکچا ہی رہا تھا کہ جان نے اس کی کپٹی پر اس زور سے ایک گھونسنہ مارا کہ وہ بیہوش ہو کر بیل کی طرح نیچے گر پڑا۔ اور پھر لوئکس کی طرف پیکا جس کو اس نے گلے سے پکڑ زمین پر دس مارا اور اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہو گیا۔

جب لوئکس کی لال آنکھیں باہر نکل آئیں اور پانچ سیکنڈ تک اس کی جان امید ویم میں رہی لیکانیک جان اپنے اس ارادہ سے باز نہ آیا۔ اور کہنے لگا۔ میں تجھے مار کر خواہ مخواہ کیوں پھانسی پر چڑھوں۔ تو تو خود ہی پھانسی کے واسطے تیار ہے۔ خیر میں تم دونوں کو باندھ کر نزدیکی کے پولیس جو کی پر لیجاؤں گا۔ یہ کہہ کر اس نے سامنے پڑی ہوئی رسی اٹھائی۔ اور لوئکس کی ہتکڑی میں ڈوبیلین کوٹ کو بھی باندھ دیا۔ جب دونوں کو خوب مضبوط باندھ چکا تو رسی کا ایک سرا خود پکڑا اور پھر ایک زور کی لات مار کر ان کو باہر کیا۔ مگر بصورت دیگر ان کو اسٹورٹ رائیڈرے اور ایک دستہ اصلی پولیس کے ہاتھوں لاڈا وہ جو نہی انہیں لے کر باہر نکلا پولیس نے انہیں گھیر لیا۔ جان ہیکسٹ یہ دیکھ کر کہ زبردستی فضول ہے کہنے لگا۔

میں مغلوب ہوتا ہوں مجھے گرفتار کر لیں کیونکہ شاید تم لوگ

پاس کھڑا ہو کر ان کی باتیں سننے لگا۔ یہ ابھی وہاں کھڑا ہی تھا کہ اسے یہ آواز آئی۔

چونکہ اب ہماری تمام کارروائی پر پردہ گر گیا ہے اور جو کام کرنا تھا کر چکے ہیں۔ اس لئے لاؤ۔ میں تمہاری ہتکڑیاں کھول دوں۔ مگر وہ دونوں چڑیاں دھڑکیاں (جب نواب کی موٹر کار میں بیٹھ کر چالینس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جائینگے تو کیا کہیں گی۔ اور جب اس جہاز پر جو نواب کے حکم سے ایمرور تھا) (Amen) میں کھڑا ہے تو خدا خبر کتنا دایلا کریں گی۔ جان ہیکیٹ کو زیادہ سننے کی ضرورت تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ بد معاشوں نے کوئی فریب کھیلایا ہے اور یہ آزادی جاری رہے اس کی سلیم کو دی گئی ہے اعلیٰ آزادی نہیں۔ بلکہ سراسر دغا ہے۔ وہ سیدھا اپنی جگہ سے چل کر اس کمرہ میں گھس گیا۔ جہاں لوکس ویسے ہی بیٹھے ہوئے تھا۔ اور سپاہی ہاتھ میں کنبی لئے کھڑا تھا۔ لیکن ابھی ہتکڑیاں نہ کھولی تھیں۔ کہ جان ہیکیٹ دروازہ میں آکھڑا ہوا اور جسے دیکھ کر لوکس ڈر کے مارے زرد ہو گیا۔

تہا کے واسطے میں غیر کو تنہا نہ چھوڑوں گا۔ سمجھ لینا کہ دو مرد گریٹر ایک مدفن میں لوکس۔ ذی بجلدی کر وہ جان ہیکیٹ ہے۔ اس لڑکی کا باپ۔ تم دیکھتے نہیں کہ وہ کیسا خوفناک آدمی ہے سو جلدی

بڑی دقت پیش آئے گی۔

## سینٹیوال باب

(ایک سخت تعقب)

جھا پیشگاں را بدہ سر بباد ستم بر ستم پیشہ عدست ودا  
اسٹنٹ کمشنر حبکا نام ”میک ٹیگرٹ“ اسکاچ قوم کا ایک شریف  
نژادہ تھا۔ اور بڑا لائق امنسار اور بار سوخ شخص تھا۔ اس نے  
جلدی اپنے دستے کے آدمیوں کو یوں تقسیم کیا۔ کہ چند آدمیوں  
کو جھونپڑے پر چھوڑا اور انہیں غلہ کے گودام کی کبھی تماشی  
لینے کو کہا اور باقی ماندہ آدمیوں کے ساتھ وہ لندن کے  
اس بھاری پولیس کے دستے میں شامل ہونے چلا گیا جو گیل  
کے باہر چھپا کھڑا تھا۔ کہ قلعہ لائلکوڑ کا بھی ساتھ ہی محاصرہ  
کیا جاوے۔ ان کے ہمراہ تینوں ملزم بھی تھے۔

لوکس ذویب اس طرح بندھے ہوئے تھے جس طرح جان سکیٹ  
نے پاندے سے تھے اور وہ خود اسٹورٹ اور کمشنر کے درمیان جا رہا  
تھا۔ اور ان سے جو کچھ کہ اس نے غلہ کے گودام کا واقعہ  
دیکھا تھا بیان کر رہا تھا۔

جان سکیٹ۔ جناب عالی۔ سب کچھ یہی ہے جو میں نے

اس قراری مجرم کی تلاش میں آئے ہو جو رات قید خانہ توڑ بھاگ آیا ہے۔ لیکن میں بھی تمہیں حبشر لوکس اور دوسرے بد معاش کو جو جعلی نوٹ بناتے ہیں تمہارے حوالہ کرتا ہوں۔ دوسرے مجھے ایک خاتون کی زبانی بھی انہی بد معاش لوگوں کے گروہ کے ساتھ یہاں سے لیجائی گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ لوکس قاتل ہے۔

اسٹورٹ۔ غصہ سے کیا تم اس خاتون کو جانیسے روک نہ سکتے تھے؟

جان ہیکسٹ۔ خباب میں تو بلا مبالغہ ان کے بچاؤ میں اپنی جان دیدنیا۔ بشرطیکہ مجھے اول معلوم ہو جاتا۔ کیونکہ اس خاتون کے ساتھ میری لڑکی بھی تھی۔ مگر وہ بد معاش تو بالکل پولیس کے بھیس میں آئے جیسے کہ یہ ایک حرامزادہ کھڑا ہے میں صرف ان دونوں کی گفتگو سے راز سمجھا۔ ورنہ انہوں نے اس خوبی سے جال پھیلایا کہ اچھا عقلمند اس کے بھید کو نہ سمجھ سکتا تھا۔ اور پھر اس نے ان کا موٹر کار پٹر ایمرور تھ" جانے اور جہاز پر چڑھنے کا ذکر کیا۔

اسٹنٹ پولیس کمشنر۔ اسٹورٹ کا کندھا کھپ کھپا کر اب یہاں پھیرنے کا وقت نہیں۔ ان حرامزادوں کو جسے اول جانیکا اچھا خاصہ وقت ملچکا ہے۔ اور جن کو اب پکڑنے میں ہیں



منتظر کھڑا تھا۔ اور جو زیر کمانڈ کمشنر "بنگ ٹیگرٹ" مشہور اور نامی ڈاکوؤں کے گروہ کو پکڑنے آیا تھا۔ سارے افسر سادہ کپڑوں میں تھے۔ اور شبہ نہ پیدا ہونے کی خاطر سب لوگ موٹر کاروں میں مختلف راستوں سے قصبہ میل ہر سٹ آئے تھے۔ جنہیں ایک حصہ رات گئے سے پہلے جانے مقررہ پر پہنچنے کا حکم تھا۔

اس وقت انسپکٹروں اور سار جنٹوں کی پوری ایک کمپنی تھی۔ اس کے بعد کمشنر نے اپنے مددگار۔ افسر کو مخاطب کر کے کہا کہ نواب ڈی۔ گورن کا ہمیں سمندر کے کنارہ تک تعقب کرنا ہے۔ بینال آدمیوں کو قلعہ لائلپور کا محاصرہ کرنے بھیج دیا۔ انہوں نے ہر ایک آدمی کو عورت و بچے کو گرفتار کرنا ضروری ہے۔ چھ آدمی یہاں ان موٹر گاڑیوں کی حفاظت کریں۔ اور ان قیدیوں کی خبر داری کریں۔ جبکہ ہم خود مع اسٹورٹ اور چند انسپکٹروں کے دو خوب تیز موٹر کاروں میں نواب کا تعقب کریں گے۔

کمشنر۔ لارڈ تھامس کو نسی علی اور تیز موٹر کار تھیں کیونکہ ڈی گورن کی موٹر چالیشیل گھوڑوں کی طاقت کی ہے۔ انسپکٹر تنگین ہو کر جناب افسوس ہمارے پاس تو اس طاقت کی کوئی موٹر کار نہیں۔ تیز سے تیز ہمارے پاس ایک چوبیس سال

عرصہ کیا ہے اس میں کئی باتیں ایسی ہیں کہ میں خود ان کا سر پر نہیں جانتا۔ سوائے اس کے کہ میں نے ان دونوں کی گفتگو سنی۔ اور شبہ پیدا ہوا۔ ورنہ کیا میں اپنی اس لڑکی کو جس کے واسطے میں جلیخانہ توڑ کر آیا تھا چھوڑ آتا۔ آپ خیال نہ کریں کہ میں فرار ہو جاؤں گا۔ جبکہ میں نے خود بخود دودھ بھری پکڑ کر دیے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ صرف اللہ میری میری لڑکی بچائیے۔ بس میری یہی درخواست ہے۔ جبکہ میں بخوشی فخر سے صرف اس بچی کی خاطر جتنی قید بھی ہو کاٹنے کو تیار ہوں کمشنر میں اپنی حد سے باہر وعدہ نہیں کر سکتا۔ مگر اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اس معاملہ میں تم برائی سختی نہیں کی جاوے گی اور جہانہ کی بابت تمہارا کہنا درست ہے۔ کیونکہ مسٹر اسٹورٹ بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔

یہ سب ایک دیہاتی کی رہنمائی میں جس کو انہوں نے کانسٹیبل لارنس کے موجود ہونے پر گاؤں سے ساتھ لے لیا تھا۔ کانسٹیبل لارنس جو بعد تلاش کرنے پر قلعہ لاکھور کے باورچی خانہ میں مدہوش ملا۔ اگر ابھی انہوں نے جب تک اوپر نہ فیصلہ ہو جائے قلعہ کے نزدیک جانا مناسب نہ سمجھا۔ آخر یہ خبیثی سے باہر ایک گنجان پوشیدہ جگہ اپنے تیس آدمیوں کے دستہ سے جا ملے۔ جو وہاں ان کے حکم کا